6 ترقیاتی مالیات

مالی شمولیت سے مالی خدمات تک رسائی میں توسیع اور مالی گہرائی میں اضافے کے ذریعے معاشی نمو کو بڑھانے میں مدد ملتی ہے۔ اقتصادی نمو کو معاشرے کی ترقی کا بنیادی محرک سمجھا جاتا ہے اور چونکہ مالی شعبہ اور حقیقی معیشت ایک دوسرے پر مثبت اثرات مرتب کرتے ہیں اس لیے مالی گہرائی نمو پر اپنے مثبت اثرات کے ذریعے غربت میں کمی کا باعث بنتی ہے۔ اگرچہ مالی گہرائی مختلف ملکوں پر مختلف اثرات ڈالتی ہے لیکن ترقی پذیر ملکوں میں معیشت کی نمو کے امکانات پر اس کا خاصا اثر پڑتا ہے۔[1]

حالیہ برسوں میں کیے جانے والے زیادہ تر جائزوں میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ مالی گہرائی اور آمدنی میں عدم مساوات کے مابین مثبت ربط پایا جاتا ہے۔[2] ایک جائزے میں کہا گیا ہے کہ ایسے ملکوں میں غریب طبقے کی آمدنی تیزی سے بڑھتی ہے جہاں مالی وساطت کے ادارے ترقی یافتہ اور سیاسی مداخلت کی سطح پست ہو۔ آمدنی میں مجموعی نمو کو قابو میں رکھنے کے باوجود اس صورتحال کا غریب کی آمدنی میں نمو پر مثبت اثر پڑتا ہے۔[3]

مالی خدمات تک رسائی میں توسیع کی اہمیت اور ملک میں مالی اخراج کی سطح کو کم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے متعدد اقدامات کیے ہیں جن میں سے ایک الگ ترقیاتی مالیات گروپ کی تشکیل شامل ہے جسے پالیسی کی تشکیل اور مالی خدمات تک رسائی کو بڑھانے کے پروگرام پر عملدرآمد کا کام سونپا گیا ہے۔ جن شعبوں میں مالی خدمات کی فراہمی کی سطح بڑھانے کی کوششیں کی جارہی ہیں ان میں زراعت، ایس ایم ای، خرد مالکاری، انفراسٹرکچر اور مکاناتی مالکاری شامل ہیں۔

6.1 عمومی جائزہ

جیسا کہ **جدول 6.1** میں دکھایا گیا ہے کہ ایس ایم ای، زراعت، مکانات اور خرد مالکاری شعبوں میں مالی نفوذ کی سطح بہت پست ہے۔ صرف زرعی شعبے میں خاطر خواہ پیش رفت ہوئی اور آخر 2008ء تک اس میں نفوذ کی شرح 32.5 فیصد تھی جبکہ دیگر شعبوں کی رسائی 10 فیصد سے بھی کم رہی۔

جدول 6.1: قرض گیروں اور رقوم کے لحاظ سے شعبہ جاتی رسائی

شعبہ	دسمبر 07ء تک رسائی (قرض گیر)	دسمبر 08ء تک رسائی (قرض گیر)	منڈی میں وسعت (تخمینے)	موجودہ رسائی بلحاظ منڈی کی وسعت کا فیصد
ایس ایم ایز	185,039	222,861	3.16 ملین اہم ایس ایم ایز کی معیشت میں موجودگی **	7.2
زراعت	1,727,479	1,996,005	6.6 ملین اہم کاشت کار گھرانے ***	32.9
رہن قرضے	480,569	493,089	6 ملین گھروں کی ضرورت^	8.2
خرد مالکاری قرضے	1,591,126	1,732,879	30 ملین صارفین~	5.8

ماخذ: اے سی ڈی، بی ایس ڈی ایس بی پی اینڈ پی ایم این

*دسمبر 2007ء تک، ** پاکستانی معیشت کی معاشی شماریات: قومی رپورٹ مئی 2005ء۔ پاکستان میں 3.2 ملین کاروباری انٹرپرائز موجود ہیں جس میں سے 99 فیصد ایس ایم ایز ہیں۔ *** کھیت رکھنے والے گھرانوں کا سروے، 2005ء۔^ آئی اینڈ ایچ ایف شعبہ ایس بی پی۔ ~ پاکستان مائیکرو فنانس نیٹ ورک

نفوذ کی اس پست سطح کی ایک اہم وجہ ان شعبوں کا مضبوط نہ ہونا ہے۔ بینکوں کے لیے عام طور پر کاروباری لحاظ سے یہ شعبے فائدہ مند نہیں ہوتے۔ اس کی اہم وجوہات یہ ہیں: مناسب ضمانت کی عدم دستیابی، لین دین کی بلند لاگت، قرض گیروں کی ناموزوں تاریخ، معاشی اتار چڑھاؤ کے باعث کارکردگی میں حساسیت وغیرہ۔ بینکوں کو سہولت کی فراہمی کے ذریعے نفوذ کو بڑھانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے حالیہ برسوں میں متعدد اقدامات کیے ہیں جنہیں ذیل میں دیا گیا ہے:

زرعی مالکاری کو فروغ دینے کے لیے زرعی قرضہ اسکیم میں 14 نجی بینکوں کو شامل کیا گیا ہے[4]، جبکہ اس کے علاوہ پانچ بڑے بینک اور دو تخصیصی بینک بھی یہ کام انجام

[1] ''نمو اور غربت کے خاتمے کے لیے مالی شعبے کی ترقی کی اہمیت'' ڈی ایف آئی ڈی 2004ء۔

[2] بعدازاں کچھ مطالعات میں یہ بات سامنے آئی ہے:

- مالی گہرائی عدم مساوات کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے (لی، اسکوائر اور ژو، 1998ء: کلارک سو اور ژو، 2003ء)
- غربت کو کم کرنے میں مالی گہرائی کا اہم کردار ہے (ہوناہن، 2004ء الف)
- مالی ترقی کا عدم مساوات اور غربت میں تبدیلیوں پر مثبت اثر پڑتا ہے۔ یہ غریب نواز نمو کا ایک معاون عامل ہے (بیک، ڈیمر گوچ کنٹ اور لیوائن، 2004ء)

[3] بیک، ڈیمر گوچ کنٹ اور لیوائن، 2004ء۔

[4] اے سی ڈی سرکلر نمبر 6 بتاریخ 9 اکتوبر 2003ء۔

دے رہے ہیں۔قرضہ دستاویزات کی معیار بندی کے لیے کافی کام کیا جا چکا ہے۔زرعی مالکاری کے لیے محتاطیہ ضوابط کے علاوہ گلہ بانی، ماہی گیری،مرغبانی و باغبانی مالکاری کے متعلق رہنما خطوط جاری کیے جا چکے ہیں۔قدرتی آفات کے نتیجے میں بینکوں اور کاشت کار برادری کو ہونے والے نقصانات کا ازالہ کرنے کے لیے 2008ء میں اہم فصلوں کے لیے ایک لازمی فصلی قرضہ بیمہ اسکیم متعارف کرائی گئی ہے۔

ایس ایم ایز کو قرضوں کی فراہمی میں بینکوں کی حوصلہ افزائی کے لیے اسٹیٹ بینک نے متعدد اقدامات کیے ہیں۔اس ضمن میں ایشیائی ترقیاتی بینک کے فنڈ سے شروع کیے جانے والے ''محفوظ لین دین کے فریم ورک کی مضبوطی'' کے منصوبے کی تکمیل ایک اہم کامیابی ہے جس کا مقصد ایس ایم ایز و دیہی آجروں کی مالکاری کے رسمی ذرائع تک رسائی کو بڑھانا ہے۔باقاعدہ آغاز کے بعد اس فریم ورک سے دیہی و شہری علاقوں میں چھوٹے قرض گیروں کے منقولہ و غیر منقولہ اثاثوں پر چارج کی تخلیق کے نظام کے قیام میں مدد ملے گی۔اس کے نفاذ کے لیے حکومت کو بھی قانونی ڈھانچے میں ضروری تبدیلیوں کی تجاویز دی گئی ہیں۔

اسٹیٹ بینک نے خرد مالکاری کے لیے ایک قرضہ ضمانت اسکیم متعارف کرائی ہے جس کا مقصد خرد مالکاری بینکوں کو سیالیت میں سہولت دینا ہے۔خرد مالکاری قرضہ ضمانت سہولت میں اس بات کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ نادہندگی کی صورت میں کمرشل بینکوں کی جانب سے سیالیت میں مشکلات کا شکار خرد مالکاری اداروں کو 40 فیصد فنڈز واپس ادا کیے جائیں گے۔اسٹیٹ بینک نے 08ء میں منڈی میں نئے اداروں کی آمد کے لیے نئے لائسنس جاری کیے ہیں جس سے سال کے آخر تک خرد مالکاری بینکوں کی تعداد بڑھ کر 8 ہو گئی ہے۔اسٹیٹ بینک نے اب خرد مالکاری شعبے کی پائیداری پر توجہ مرکوز کی ہوئی ہے جو کہ امدادی اداروں پر انحصار کی پالیسی میں دور رس تبدیلی کی عکاسی کرتی ہے۔اسٹیٹ بینک نے رسائی کو بڑھانے کے لیے پاکستان پوسٹ آفس نیٹ ورک اور خرد مالکاری سہولت فراہم کرنے والے اداروں کے مابین اتحاد کی حوصلہ افزائی کی۔طویل مدتی اتحاد کے نتیجے میں خرد مالکاری اداروں کی رسائی میں اضافہ ہوا ہے کیونکہ اس وقت پاکستان پوسٹ 4 ملین بچت کھاتوں (زیادہ تر چھوٹے کھاتے جن میں 10 ہزار سے کم رقوم ہوتی ہیں) کا انتظام چلا رہا ہے اور ملک بھر میں اس کی شاخوں کی تعداد 13,000 ہے۔

مالی شعبے میں جاری اصلاحات کے نفاذ اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے حکومت کے اشتراک سے کیے جانے والے بعض اقدامات کے باوجود مالی خدمات تک رسائی کی سطح ابھی بہت پست ہے تاہم ترقیاتی مالیات گروپ کے تمام ذیلی شعبوں میں بہتری دیکھنے میں آئی ہے (**جدول 6.2**)۔مثلاً زرعی شعبے کے قرض گیروں کی تعداد 2007ء کے 1.7 ملین سے بڑھ کر 08ء میں 2 ملین تک پہنچ گئی جبکہ زیر جائزہ مدت کے دوران تقسیم کی گئی رقم 187 ارب روپے سے بڑھ کر 221 ارب روپے ہو چکی ہے۔

جدول 6.2: ترقیاتی مالیات کی شعبہ وار رسائی

	زراعت		انفراسٹرکچر و مکاناتی مالکاری		خرد مالکاری		ایس ایم ایز	
	2007ء	**2008ء**	**2007ء**	**2008ء**	**2007ء**	**2008ء**	**2007ء**	**2008ء**
قرض گیروں کی تعداد (ہزار میں)	1,730	2,000	125.5	123	1,471.3	1,732.9	185	222.9
تقسیم شدہ رقم (ارب روپے)	187.0	221.0	246.0	339.3	22.6	31.0	437.0	383.0

ماخذ: بینک دولت پاکستان

انفراسٹرکچر اور مکاناتی مالکاری میں قرضوں کی مجموعی رقم کی تقسیم میں 92.7 ارب روپے کا اضافہ ہوا اور یہ 2007ء کے 246 ارب روپے سے بڑھ کر 2008ء میں 339.3 ارب روپے ہو گئی ہے۔تاہم واجبات رکھنے والے قرض گیروں کی مجموعی تعداد میں زیر جائزہ مدت کے دوران تقریباً منفی 2 فیصد نمو ہوئی۔

خرد مالکاری تک رسائی میں بہتری کی عکاسی قرض گیروں کی تعداد میں اضافے سے بھی ہوتی ہے جو 2007ء کے 1,471,295 سے بڑھ کر 2008ء میں 1,732,879 ہو گئی۔2008ء میں تقسیم کی جانے والی رقم میں بھی 37 فیصد نمو ہوئی۔دوسری جانب 2008ء میں ایس ایم ای قرض گیروں کی تعداد 20.4 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 222,861 تک پہنچ گئی۔درحقیقت 08ء میں واجب الادا رقم 12.4 فیصد کمی کے ساتھ 383 ارب روپے ہو گئی جو 2007ء میں 437 ارب روپے تھی۔

صورتحال میں مذکورہ بہتری کے باوجود اب بھی کئی شعبے ایسے ہیں جن میں نفوذ کی سطح بہت پست ہے اور مجموعی بینکاری قرض میں ان کا حصہ قدرے کم ہے (**جدول 6.3**)۔

ذیل میں دیے گئے سیکشن میں ہر ذیلی شعبے کی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔

6.2 کارکردگی کا جائزہ

6.2.1 زرعی شعبہ

پاکستانی معیشت میں زرعی شعبے کے اہم کردار کے باعث کاشت کاروں کو ادارہ جاتی قرضوں کی فراہمی تک رسائی کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے جن کے نتیجے میں قرض گیروں کی تعداد مس01ء کے 1.1 ملین قرض گیروں سے بڑھ کر 2008ء میں 2 ملین تک پہنچ گئی ہے۔ قرض گیروں کی تعداد میں اضافے کے باعث واجب الادا قرضے 45 ارب روپے سے بڑھ کر 2008ء میں 221 ارب روپے کی بلندترین سطح پر پہنچ گئے ہیں۔

بینکوں کی شاخوں کی تعداد کے لحاظ سے بھی رسائی میں بہتری آئی اور یہ 2007ء کے 3,559 سے بڑھ کر 3,631 تک پہنچ گئی ہے (**شکل 6.1**)۔

صوبہ وار رسائی (**جدول 6.4**) سے ظاہر ہوتا ہے کہ 2008ء کے دوران قرض گیروں کی تعداد میں 15.5 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ تاہم یہ اضافہ زیادہ تر پنجاب اور آزاد کشمیر میں دیکھنے میں آیا ہے۔

اسٹیٹ بینک ہر سال شریک بینکوں کے لیے علامتی اہداف مقرر کرتا ہے۔ مالی سال 09ء میں بینک 250 ارب روپے کا علامتی ہدف حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے اور مجموعی طور پر 233 ارب روپے کا زرعی قرضہ تقسیم کیا گیا (**شکل 6.2**)۔ اس کی وجوہات یہ ہیں: (i) کھاد کی قیمتوں میں کمی (ii) حکومت کی جانب سے گندم کے بہتر نرخوں کی پیشکش (iii) گندم کی بھرپور فصل جس کی وجہ سے کاشت کاروں کے پاس دستیاب نقدقوبات کا بڑھنا اور (iv) زرعی خام مال میں سرمایہ کاری کی پست سطح۔ 2008ء کی چوتھی سہ ماہی میں سیالیت کی قلت کے باعث بینکوں کو اپنا ہدف پورا کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

بینک وار تقسیم کے اعداد وشمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرضوں کی مجموعی تقسیم میں 5 بڑے کمرشل بینکوں کا حصہ (45 فیصد) زیادہ ہے۔ تاہم 2008ء میں ملکی نجی بینکوں کے حصے میں 21 فیصد اضافہ ہوا جو ایک حوصلہ افزا علامت ہے (**جدول 6.5**)۔

جدول6.3: قرضوں کی شعبہ وار تقسیم کا خاکہ

	2007ء	2008ء
کارپوریٹ	56.3	63.2
ایس ایم ایز	16.2	11.7
زراعت	5.6	4.9
صارفی مالکاری	13.8	10.4
اجناس کی مالکاری	5.5	7.4
عملے کے قرضے	1.9	2.0
دیگر	0.8	0.4
کل	100	100

ماخذ: بینک دولت پاکستان

شکل 6.1: بینکوں کی زرعی مالکاری کی رسائی کی سطح

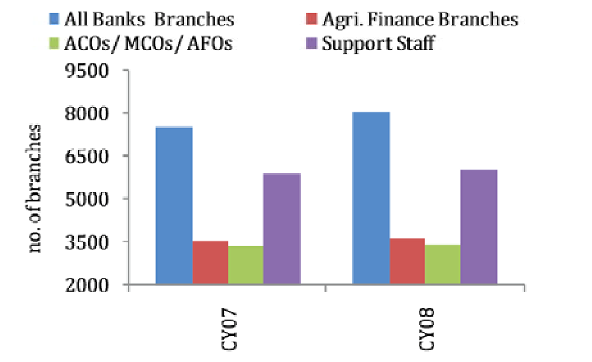

Source: SBP BSC

جدول6.4: قرض گیروں کی صوبہ وار تعداد

صوبے کا نام	2007ء	2008ء	تبدیلی
پنجاب	1,198,836	1,480,528	23.5%
سندھ	331,453	318,581	-3.9%
سرحد	139,901	133,411	-4.6%
بلوچستان	21,455	20,464	-4.6%
آزاد کشمیر	12,986	19,013	46.4%
شمالی علاقہ جات	22,848	24,008	5.1%
کل	1,727,479	1,996,005	15.5%

ماخذ: شعبہ شماریات، بینک دولت پاکستان

شکل 6.2: زرعی قرضوں کے اہداف بمقابلہ تقسیم

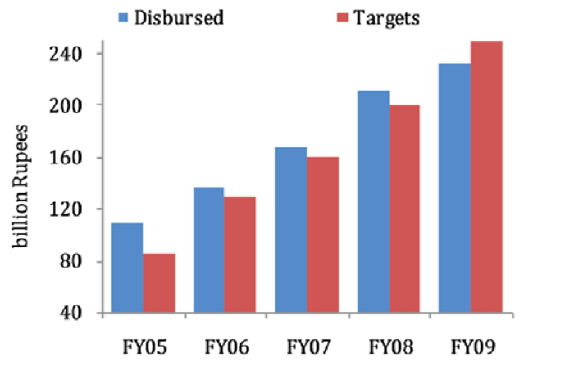

Source: A&RCD-SBP

م س 05ء سے پیداواری اور ترقیاتی قرضوں میں مثبت اور اضافے کا رجحان دیکھا گیا ہے۔ م س 09ء میں ترقیاتی قرضوں میں 17 فیصد نمو ہوئی جبکہ م س 08ء میں ان میں 10 فیصد نمو ہوئی تھی جو مستقبل میں زرعی شعبے کی کارکردگی کے حوالے سے خوش آئند ہے۔ مالی سال 09ء میں پیداواری قرضے 209.3 ارب روپے تھے جو م س 08ء کے مقابلے میں 9.4 فیصد نمو کو ظاہر کرتے ہیں۔

جدول 6.5: بینک وار تقسیم
ملین روپے، حصہ فیصد میں

	رقم		حصّہ	
	2007ء	2008ء	2007ء	2008ء
5 بڑے کمرشل بینک	91,027	98,470	49	45
تخصیصی بینک	63,518	76,521	34	35
ملکی نجی بینک	32,882	45,740	18	21
کل	187,427	220,73	100	100

ماخذ: بینک دولت پاکستان

ہولڈنگ کے لحاظ سے درجہ بندی (جدول 6.6) سے ظاہر ہوتا ہے کہ م س 09ء میں کاشت کاری شعبے میں 169.8 ارب روپے اور غیر کاشت کاری شعبے میں 63.2 ارب روپے کے قرضے دیے گئے جو گذشتہ برس کے مقابلے میں بالترتیب 6.4 فیصد اور 21.8 فیصد اضافے کی عکاسی کرتے ہیں۔

شکل 6.3: زرعی قرضوں کی تقسیم بلحاظ مقصد

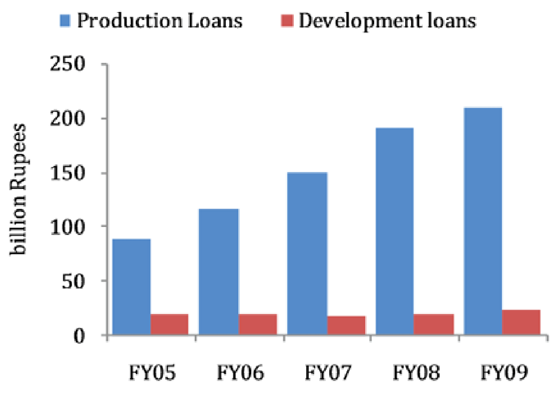

Source: A&RCD-SBP

م س 09ء میں غیر فارم زمرے میں قرضوں کا سب سے بڑا حصہ مرغبانی کے شعبے میں افزائش نسل اور فیڈ تیار کرنے والے فیکٹریوں کو دیا گیا (جدول 6.7) جو 38.1 ارب روپے بنتا ہے اور یہ اس میں 21.7 فیصد اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔ ماہی گیری، جنگل بانی اور دیگر شعبوں میں منفی نمو ہوئی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ آخر 2008ء تک غیر ادا شدہ قرضوں اور واجب الادا قرضوں کا تناسب کم ہو کر 15.8 فیصد ہو گیا ہے جو 2007ء میں 18.6 فیصد تھا۔ تاہم، کمی کے باوجود یہ تناسب اب بھی مجموعی غیر ادا شدہ قرضوں کے 10.5 فیصد تناسب سے خاصا زیادہ ہے۔

جدول 6.6: ہولڈنگ کے لحاظ سے زرعی قرضوں کی تقسیم
ارب روپے

	م س 07ء	م س 08ء	م س 09ء	م س 09ء میں نمو
کھیت	139.5	159.7	169.8	6.4
معاشی درجہ بندی				
گزارہ اوقات	92.3	94.9	107.6	13.5
معاشی	32.1	37.9	41.0	8.2
معاشی سے اوپر	15.1	26.9	21.2	-21.3
غیر کھیت	29.3	51.9	63.2	21.8
چھوٹے کھیت	9.0	12.2	12.9	6.1
بڑے کھیت	20.4	39.7	50.3	26.6

ماخذ: شعبۂ زرعی قرضہ، بینک دولت پاکستان

6.2.2 مکاناتی وانفراسٹرکچر ماکاری

پاکستان میں مکانات کا شعبہ ابھی تک کافی پسماندہ ہے۔ سالانہ خالص مکاناتی اکائی میں 270,000 یونٹوں کی کمی ہے۔ اس کمی پر قابو پانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے مکاناتی مشاورتی گروپ[5] کی تجاویز پر ضوابطی فریم ورک میں اصلاحات متعارف کرائی ہیں۔

جدول 6.7: غیر فارم شعبہ وار قرضوں کی تقسیم
ارب روپے

	م س 08ء	م س 09ء	م س 09ء میں نمو
گلہ بانی	17.36	22.24	28.11
مرغبانی	31.36	38.163	21.69
ماہی گیری	0.80	0.65	-18.78
دیگر	2.35	2.11	-10.05

ماخذ: شعبۂ زرعی قرضہ، بینک دولت پاکستان

اس شعبے میں واجبات رکھنے والے قرض گیروں کی تعداد آخر 2008ء تک 123,107 ہے جو 2007ء کے مقابلے میں 1.9 فیصد کمی کو ظاہر کرتی ہے۔ رپورٹ کی جانے والی مجموعی واجب الادا رقوم آخر 2007ء کے 76 ارب روپے سے بڑھ کر 2008ء میں 88.2 ارب روپے تک پہنچ گئی ہیں۔ تاہم، مکاناتی ماکاری کی مجموعی رسائی کی سطح اس کے امکانات کے مقابلے میں ابھی تک کافی کم ہے۔

[5] اسٹیٹ بینک نے مکاناتی ماکاری کے فروغ اور ترقی کے لیے 2002ء میں ایک مکاناتی مشاورتی گروپ تشکیل دیا تھا۔

جدول **6.8** میں زمرے اور بینک وار لحاظ سے قرضوں کی تقسیم کو دکھایا گیا ہے۔ ماضی میں اس منڈی میں ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن کا حصہ زیادہ ہوتا تھا لیکن اب اس میں نجی کمرشل بینکوں کو بالادستی حاصل ہوگئی ہے اور مجموعی واجب الادا مکاناتی قرضوں میں ان کا حصہ 55 فیصد ہے۔ بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کا مجموعی حصہ بڑھ کر 88 فیصد تک پہنچ گیا ہے اور مکانات کی منڈی میں ایچ بی ایف سی کا حصہ صرف 12 فیصد بنتا ہے۔ زمرے وار تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالکاری کا سب سے زیادہ استعمال ہونے والا طریقہ یکمشت خریداری (53 فیصد) ہے اور اس کے بعد تعمیرات (33 فیصد) اور مرمت (14 فیصد) کا نمبر آتا ہے۔

جدول 6.8: واجب الادا قرضوں کا بینک اور زمرہ وار حصہ

ملین روپے

بینکوں کے نام	تعمیرات	یکمشت خریداری	مرمت	کل	ادارہ وار حصہ (فیصد)
سرکاری شعبے کے بینک	10,316.4	307.91	924.6	11,548.9	13.5
نجی بینک	8,125.7	30,282.3	8,225.7	46,633.8	54.6
اسلامی بینک	2,311.9	7,495.2	495.2	10,302.2	12.1
غیر ملکی بینک	693.2	4,887.5	419.6	6,000.3	7.0
تمام بینک	21,447.2	42,972.9	10,065.1	74,485.3	87.3
ڈی ایف آئیز	18.1	401.1	120.2	539.4	0.6
مجموعی بینک اور ڈی ایف آئیز	21,465.3	43,373.9	10,185.4	75,024.7	87.9
ایچ بی ایف سی	6,408.0	2,058.0	1,857.0	10,323.0	12.1
کل	27,873.3	45,431.9	12,042.4	85,347.7	100
زمرہ وار حصہ (فیصد)	32.7	53.2	14.1	100	

ماخذ: بی ایس ڈی، بینک دولت پاکستان

انفراسٹرکچر مالکاری

کسی معیشت کی ترقی میں انفراسٹرکچر کے کردار کی اہمیت کا ادراک کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے اس کی طویل مدتی نوعیت کو مدنظر رکھ کر انفراسٹرکچر مالکاری تک رسائی کو بڑھانے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔ ان میں سے ایک اہم قدم انفراسٹرکچر شعبے میں قرضوں کی فراہمی کو بہتر بنانے کے لیے ٹاسک فورس کی تشکیل ہے جسے اس حوالے سے سفارشات مرتب کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ اس ٹاسک فورس نے اپنی سفارشات اسٹیٹ بینک کو بھیج دی ہیں۔ بینکاروں کے لیے ''انفراسٹرکچر مالکاری کی سرحدیں'' کے عنوان سے ایک نیا تربیتی پروگرام بھی شروع کیا جارہا ہے۔

آخر 2008ء تک مجموعی انفراسٹرکچر مالکاری 251.1 ارب تھی جو 2007ء کے مقابلے میں 47.7 فیصد اضافے کو ظاہر کرتی ہے جبکہ واجب الادا انفراسٹرکچر مالکاری 170 ارب روپے رہی۔

ذیلی شعبوں کے قرض میں سب سے بڑا حصہ بجلی پیدا کرنے والی کمپنیوں کا ہے جنہوں نے 2008ء کی آخری سہ ماہی میں 25 ارب روپے کا قرضہ حاصل کیا جو اس کے تمام ذیلی شعبوں کی جانب سے حاصل کردہ مالکاری کا 65 فیصد بنتا ہے (**شکل 6.4**)۔ طلب کی بلند سطح نے بجلی پیدا کرنے والے شعبے کو سرمایہ کاری کے لیے بھاری فنڈز لینے پر مجبور کیا۔ قرض کا 27 فیصد ٹیلی کام شعبے نے استعمال کیا اور اس لحاظ سے یہ دوسرے نمبر پر ہے۔

شکل 6.4: انفراسٹرکچر کے شعبوں میں قرضوں کی تقسیم

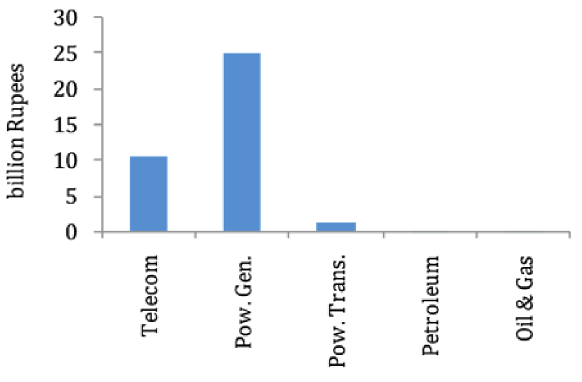

Source: SME Finance Department, SBP

6.2.3 خرد مالکاری

2007ء میں اسٹیٹ بینک نے حکومت کے اشتراک سے خرد مالکاری کی ایک قومی حکمت عملی کا اعلان کیا جس کا مقصد 2010ء تک قرض گیروں کی تعداد کو بڑھا کر 3 ملین اور 2015ء تک 10 ملین کرنا ہے۔ اس حکمت عملی کا مقصد اس شعبے میں نئے فریقوں

کی آمد کے ذریعے اس میں نفوذ کی سطح کو بڑھانا، منڈی کے انفراسٹرکچر کی تیاری اور شراکت داریوں کے فروغ وٹیکنالوجی کے استعمال میں بہتری لاتے ہوئے فراہمی کے متبادل ذرائع کو استعمال میں لانا ہے۔ ان مقاصد کو ان کی پوری روح کے مطابق حاصل کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ادارہ جاتی ترقی فنڈ (آئی ایف ایس) کے تحت پاکستان مائیکروفنانس نیٹ ورک سے مفاہمت کی ایک یادداشت پر دستخط کیے ہیں جس کے ذریعے خرد مالکاری شعبے میں شفافیت اور معلومات کے تبادلے کو فروغ دینے کے حوالے سے اس ادارے کی صلاحیت کو بڑھانے کے لیے اسٹیٹ بینک آئندہ پانچ برسوں میں گرانٹ کے طور پر133 ملین روپے فراہم کرے گا۔ اسی طرح قومی دیہی اعانت پروگرام (این آر ایس پی) مائیکروفنانس بینک سے ایک اور مفاہمت کی یادداشت پر دستخط کیے گئے ہیں جس کے تحت ایک سال میں خرد مالکاری خدمات کو ترقی دینے کے لیے82 ملین روپے دیے جائیں گے۔ مزید برآں، تعمیر مائیکروفنانس بینک سے82 ملین روپے کے ایک معاہدے پر معاملات طے پاگئے ہیں جن کے ذریعے ایک سال میں بلاشاخ بینکاری کی سرگرمیوں کو متعارف کرایا جائے گا۔

اسٹیٹ بینک نے برطانوی ترقیاتی مالی ادارے کے تعاون سے مالی شمولیت پروگرام کے حصے کے طور پر خرد مالکاری قرضہ ضمانت سہولت (ایم سی جی ایف)، ادارہ جاتی مضبوطی فنڈ (آئی ایس ایف) اور رسائی میں بہتر لانے کے لیے مالی خدمات فنڈ (آئی اے ایف ایس ایف) متعارف کرایا ہے۔ اس کے علاوہ ایشیائی ترقیاتی بینک (اے ڈی بی) کی جانب سے آئی اے ایف ایس ایف کے لیے20 ملین ڈالر کا ایک وقف فنڈ بھی متعارف کرایا گیا ہے۔ ان سمجھوتوں پر عملدرآمد سے رسمی مالی نظام تک عوام کی رسائی کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔

مذکورہ بالا اقدامات کے علاوہ زیر جائزہ مدت کے دوران اسٹیٹ بینک نے کشف خرد مالکاری لمیٹڈ اور این آر ایس پی مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ (جس نے ابھی اپنے فیلڈ آپریشنز کو شروع کرنا ہے) کو لائسنس بھی جاری کیے ہیں۔ خرد مالکاری تک رسائی کو مزید تقویت دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے دور دراز/ دیہی علاقوں میں بینکاری کو فروغ دینے کے لیے بلاشاخ بینکاری کی رہنماہدایات بھی جاری کی ہیں۔

فی الوقت خرد مالکاری شعبے کی تین زمروں میں درجہ بندی کی گئی ہے: خرد مالکاری بینک (ایم ایف بیز)، دیہی اعانت پروگرامز (آر ایس پیز) اور این جی او پر مبنی خرد مالکاری ادارے (ایم ایف آئیز)۔ خرد مالکاری اداروں کا ضابطہ کار اسٹیٹ بینک ہے جبکہ دیگر دو پاکستان مائیکروفنانس نیٹ ورک کے دائرہ کار میں شامل ہیں۔ آخر میں کچھ اجارہ کمپنیاں بھی خرد اجارہ لیزنگ کا روبار کررہی ہیں اور ان کا ضابطہ کار سیکوریٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان ہے۔

رسائی

جدول 6.9 میں خرد مالکاری تک رسائی کی سطح کا علاقائی تقابل کیا گیا ہے۔ غریب خاندانوں کو خرد مالکاری کی فراہمی کے لحاظ سے پاکستان میں صرف2 فیصد خاندانوں کو اس کا تحفظ فراہم کیا جاتا ہے جو جنوبی ایشیا میں رسائی کی پست ترین سطح ہے۔ تاہم اسٹیٹ بینک، پی ایم این اور دیگر فریقوں کی جانب سے کیے جانے والے مذکورہ بالا اقدامات کے باعث توقع ہے کہ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ صورتحال میں مزید بہتری آئے گی۔

جدول6.9: جنوبی ایشیا میں خرد مالکاری تک رسائی کی وسعت

ملک	آبادی (ملین)	غربت کا تناسب فیصد	غریب خاندان (ملین)	خرد مالکاری کلائنٹس (ملین)	خرد مالکاری کی غربت تک رسائی فیصد	غریب خاندانوں کی خرد مالکاری کو ریج فیصد	قرض گیری کلائنٹس، آبادی کا فیصد
افغانستان	22	55	2	0.12	50	3	_
بنگلہ دیش	143	50	13	16	50	62	13.1
بھارت	1100	30	60	15	35	9	1.1
نیپال	26	35	1.6	0.5	45	14	1.5
پاکستان	155	33	8.5	0.58	35	2	_
سری لنکا	20	25	1	2.5	25	63	4.3

ماخذ: جنوبی ایشیا میں مالکاری کا حصول، چوتھا مرحلہ، عالمی بینک2008ء

یہ امر قابل ذکر ہے کہ بہتری کے آثار نمایاں ہورہے ہیں (**جدول 6.10**)۔ رسائی، سرگرمیوں اور منسلک قرض گیروں کی مجموعی تعداد کے لحاظ سے اس صنعت خاصی تیزی سے نمو ہوئی ہے۔ 2008ء میں ایم ایف بیز کے سرگرم قرض گیروں کی مجموعی تعداد بڑھ کر558,057 تک پہنچ گئی ہے جو گذشتہ برس کے مقابلے میں28 فیصد نمو کو ظاہر کرتی ہے۔ ایم ایف آئیز کے قرض گیروں کی تعداد5 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر439,515 ہوگئی ہے۔ ایم ایف بیز کے لیے2008ء میں بچت کنندگان کی تعداد

جدول 6.10: خرد مالکاری اداروں کی رسائی

	ایم ایف بیز		این جی اوز/ایم ایف آئیز		دیگر	
	2007ء	2008ء	2007ء	2008ء	2007ء	2008ء
سرگرم قرض گیروں کی تعداد	435,407	558,057	418,234	439,515	9362	16216
خام قرضہ جزدان (ملین روپے)	4,456.3	6,886.4	4,104.0	4,553.4	132.3	165.2
بچت کنندگان کی تعداد	146,258	248,842	292,975	122,752	0	0
واجب الادا بچت (ملین روپے)	282.8	4,111.7	22.2	21.5	0	0

ماخذ: پی ایم این

میں 70 فیصد اضافہ جبکہ دو بڑے ایم ایف آئیز کے ایم ایف بیز میں تبدیل ہونے کے سبب ایم ایف آئیز کے بچت کنندگان میں 58 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ اس اضافے کا ایک اور اہم سبب متعدد ایم ایف بیز کی جانب سے متعارف کرائی جانے والی بچت مصنوعات ہیں جو کہ خرد بچت کنندگان کی ضروریات سے کافی حد تک ہم آہنگ ہیں۔ اسی طرح، 2008ء میں ایم ایف بیز کے خام قرضہ جزدان میں 54 فیصد اور ایم ایف آئیز میں 10.9 فیصد نمو ہوئی ہے۔

مجموعی طور پر ایم ایف بیز کی رسائی کے تمام اظہاریے کافی حوصلہ افزا تصویر پیش کر رہے ہیں (**جدول 6.11**)۔ خرد مالکاری بینک کی شاخوں کی تعداد میں 46.4 فیصد اضافہ ہوا ہے جس سے انہیں قرض گیروں کی تعداد کو بڑھانے میں مدد ملی ہے۔ 2008ء میں خرد مالکاری قرض گیروں میں 24.6 فیصد نمو ہوئی۔ اسٹیٹ بینک نے پاکستان مائیکروفنانس نیٹ ورک کے ساتھ مل کر نمو کی ایک پانچ سالہ حکمت عملی تیار کی ہے جس کے تحت قرض گیروں کی تعداد بڑھا کر 2010ء تک 3 ملین اور 2015ء تک 10 ملین تک لے جانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔

جدول 6.11: خرد مالکاری بینکوں کی رسائی

ملین روپے

	2005ء	2006ء	2007ء	2008ء
اداروں کی عمر (سال)	5	6	7	8
شاخوں کی تعداد	91	145	185	271
ایڈوانسز (ملین روپے)	2,258	3,435.1	4,328.3	6,461.5
قرض گیر	248,000	326,498	435,407	542,641
امانتیں (ملین روپے)	680	1,451.8	2,824.1	4,115.7
امانت گزار	32,000	70,891	146,258	254,381
قرض گیری (ملین روپے)	4,328	5,139.5	4,951.3	5,069.8

ماخذ: شعبہ خرد مالکاری، بینک دولت پاکستان

ایم ایف بیز کے امانت گزاروں میں بھی وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اضافہ ہو رہا ہے اور 2008ء میں ان میں 73.9 فیصد کا اضافہ ہوا تھا جبکہ گذشتہ برس کے مقابلے میں مجموعی امانتوں میں نمو 45.7 فیصد رہی۔

اثاثے اور واجبات کی ساخت

آخر 2008ء تک شعبے کے مجموعی اثاثوں کی مالیت 14.6 ارب روپے تھی جو اس میں 25.5 فیصد نمو کو ظاہر کرتے ہیں۔ بڑھنے کا رجحان قرضوں میں دیکھا گیا جن میں 46 فیصد اضافہ ہوا۔ 2008ء کے دوران نقد میں دوسری بلند ترین نمو کشف اور تعمیر بینک میں نئی ایکویٹی کے ادخال کے باعث دیکھی گئی۔ گذشتہ برس کے مقابلے میں 2008ء میں سرمایہ کاریوں اور دیگر اثاثوں میں معمولی کمی ہوئی ہے (**شکل 6.5**)۔ ایم ایف آئیز کے مجموعی اثاثوں میں ایم ایف بیز کا حصہ سب سے زیادہ ہے اور اس کے بعد دیہی اعانت پروگراموں کا نمبر آتا ہے (**شکل 6.6 اور 6.7**)۔

شکل 6.5: خرد مالکاری بینکوں کے اثاثے

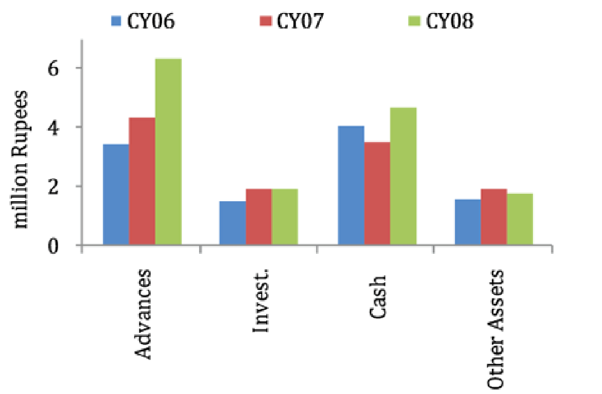

Source: MFD, SBP

ایم ایف بیز کے فنڈنگ کی ساخت بڑی حد تک قرض گیری پر مبنی ہے اور مجموعی فنڈنگ میں سے 69 فیصد حصہ ایکویٹی اور قرض گیری کا ہے۔ ایم ایف آئیز میں فنڈنگ کی ساخت میں 87 فیصد

شکل6.6: اثاثوں کا حصہ

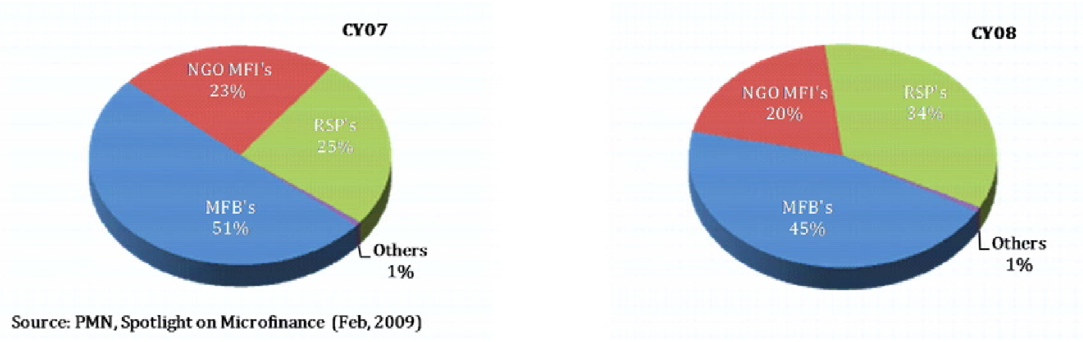

شکل6.7: فنڈنگ کی ساخت۔2008ء

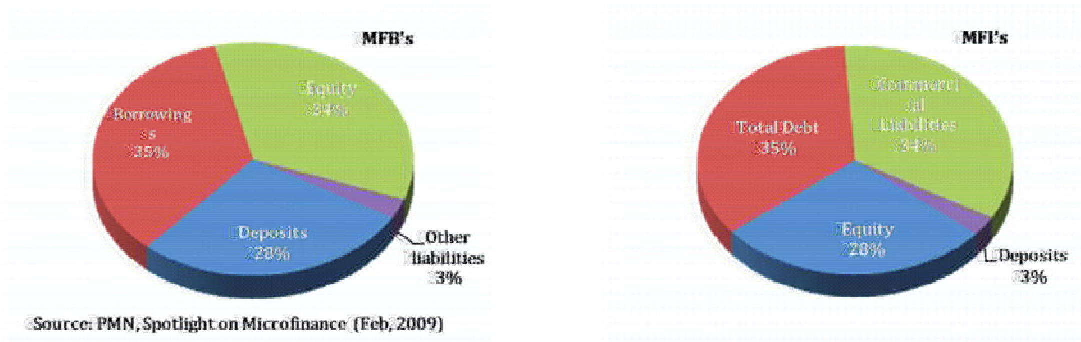

حصہ ایکویٹی اور قرضوں کا ہے۔مجموعی فنڈنگ میں قرض گیری کا حصہ 2007ء کے 43 فیصد سے کم ہو کر 34.6 فیصد ہو گیا ہے۔2008ء میں قرض گیری اور ایکویٹی میں بالترتیب 2.4 فیصد اور 42.9 فیصد نمو ہوئی۔ ایکویٹی کی نمو کا اہم سبب کشف اور تعمیر نامی ایم ایف بیز میں نئی ایکویٹی کی آمد ہے۔

شکل6.8: خرد مالکاری بینکوں کے قرضوں کی تقسیم بلحاظ سرگرمی

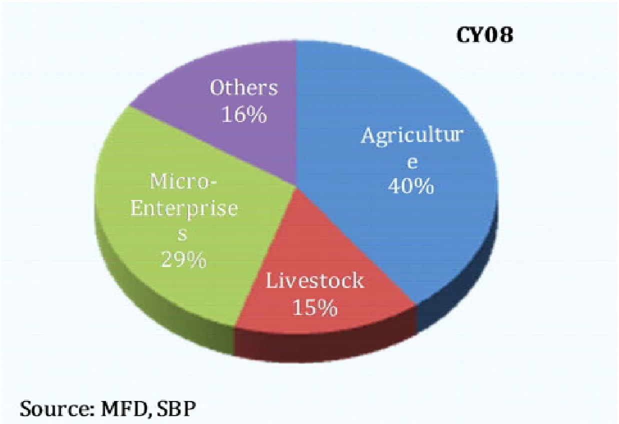

ایم ایف بیز کی امانتوں کی نمو میں 45.7 فیصد اضافہ خرد مالکاری شعبے کی فنڈنگ کی ساخت میں ایک مثبت پیش رفت ہے کیونکہ بچتیں جمع کرنے کے حوالے سے خرد مالکاری شعبے کی صلاحیتوں کے بارے میں اکثر تحفظات کا اظہار کیا جاتا ہے۔خرد مالکاری شعبہ کلائنٹس سے امانتیں جمع کرنے کے لیے نئی مصنوعات متعارف کرانے کی کوششیں کر رہا ہے۔

ایم ایف بیز کے قرضوں کی سرگرمی کے لحاظ سے تقسیم

دیہی علاقوں میں خرد مالکاری قرضوں پر زیادہ انحصار کے سبب ان قرضوں کا بڑا حصہ زرعی شعبے کو دیا جاتا ہے۔قرضوں کا دوسرا سب سے بڑا حصہ خرد انٹرپرائزز استعمال کرتی ہیں جن کا مجموعی قرضوں میں حصہ 29 فیصد ہے (**شکل6.8**)۔

صنفی لحاظ سے قرضوں کی تقسیم

خرد مالکاری میں صنف کے لحاظ سے قرضوں کی تقسیم کو اہم اظہاریہ سمجھا جاتا ہے کیونکہ خواتین کو بااختیار بنانا اس کے مقاصد میں شامل ہے۔ گذشتہ کئی برسوں سے ایم ایف بیز کے قرضہ جزدان میں مرد قرض گیروں کو بالادستی حاصل رہی ہے اور فراہم کیے جانے والے مجموعی قرضوں میں سے 81 فیصد مردوں کو دیے گئے (**جدول 6.12**)۔ 2007ء کے مقابلے میں 2008ء میں ان کے حصے میں 2 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ تاہم، خرد مالکاری شعبے میں مجموعی طور پر خواتین کلائنٹس کی تعداد مردوں سے تجاوز کرگئی ہے اور مجموعی قرض گیروں میں ان کا حصہ 53 فیصد بنتا ہے۔ ایم ایف بیز کے غیر ادا شدہ قرضے آخر 2008ء تک 148 ملین روپے تھے جبکہ گذشتہ برس یہ 190 ملین روپے کی سطح پر تھے۔ اس طرح 2008ء میں غیر ادا شدہ قرضوں میں 22 فیصد کمی دیکھنے میں آئی (**شکل 6.9**)۔

جدول 6.12: صنف کے لحاظ سے قرضوں کی تقسیم۔ ایم ایف بیز

فیصد

	2006ء	2007ء	2008ء
مرد	83	79	81
خواتین	17	21	19

ماخذ: ایم ایف ڈی، بینک دولت پاکستان

شکل 6.9: خرد مالکاری بینکوں کے غیر ادا شدہ قرضے

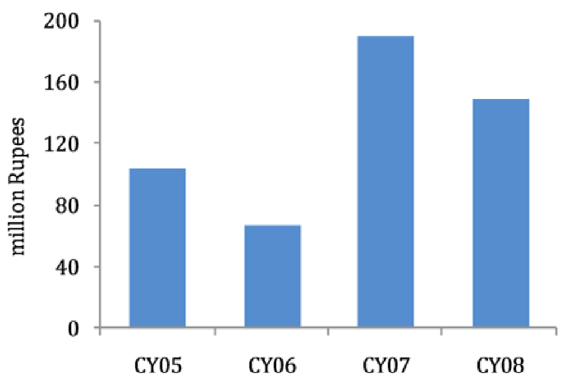

Source: MFD, SBP

2008ء کے دوران خرد مالکاری کی مجموعی نفع یابی نہ صرف منفی رہی بلکہ اس میں بگاڑ بھی دیکھنے میں آیا ہے۔ پورے شعبے کے اثاثوں پر منافع منفی 7.6 فیصد رہا جو 2007ء میں منفی 6.4 فیصد تھا۔ اسی طرح، 2008ء میں اثاثوں پر منافع منفی 29.5 فیصد رہا جو گذشتہ برس منفی 20.9 فیصد تھا۔ ان نقصانات کا اہم سبب بلند جاری و انتظامی اخراجات ہیں۔ جاری اخراجات میں 2008ء کے دوران 28.3 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا (**جدول 6.13**)۔ اس شعبے کی پائیداری کے لیے جاریہ اخراجات میں کمی لانا بے حد ضروری ہے۔

جدول 6.13: 2008ء کے لیے نفع یابی کے اظہاریے

فیصد

	ایم ایف بی	این جی او/ایم ایف آئی	آر ایس پی	دیگر
اثاثوں پر مطابقت کردہ منافع	-9.2	15.7	0.2	5.5
ایکویٹی پر مطابقت کردہ منافع	29.4	63.9	1.2	20.7

ماخذ: پی ایم این

مختصر یہ کہ، خرد مالکاری شعبے کا مختصر جائزہ گذشتہ برسوں کے دوران رسائی اور انفرا اسٹرکچر میں توسیع کے لحاظ سے اس صنعت میں حوصلہ افزا پیش رفت کا عکاس ہے۔ تاہم، مستقبل میں اس شعبے کی نمو کو برقرار رکھنے کے لیے اس شعبے کو درپیش پائیداری سے متعلق مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کی ضرورت ہے۔

6.2.4 ایس ایم ای مالکاری

کسی بھی معیشت میں ایس ایم ایز کی اہمیت کا ادراک کرتے ہوئے حکومت اور اسٹیٹ بینک نے انہیں مالکاری میں سہولت دینے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں۔ ملک میں ایس ایم ایز کو ترقی دینے کے لیے ادارہ برائے ترقی چھوٹی ودرمیانی انٹر پرائزز (ایس ایم ای ڈی اے) کا قیام عمل میں لایا گیا۔ خاتون آجروں کو سہولت دینے کے لیے 'تربیتی مرکز برائے کاروباری خواتین' کا آغاز کیا گیا۔ اسی طرح، ملک میں مختلف صنعتوں کو تکنیکی امداد دینے کے لیے صنعتی اعانت پروگرام شروع کیا گیا۔ اس شعبے کی مخصوص مالکاری ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ایس ایم ای مالکاری کے الگ محتاطیہ ضوابط جاری کیے ہیں۔ زیر جائزہ مدت کے دوران یہ اقدامات کیے گئے: ایس ایم ای کریڈٹ ایڈوائزری کمیٹی کا قیام، استعداد کو ترقی دینے کے جامع پروگرام کا آغاز، ایس ایم ای مالکاری خدمات دینے والے بینکوں کے لیے علامتی اہداف متعارف کرانا، ایس ایم ای بنیادی گروپ کی تشکیل (گروپ نے مالی اختراعات اور استعداد کی ترقی کے بارے میں سفارشات پر مبنی دستاویز کو مکمل کرلیا ہے)، ڈی ایف آئی ڈی پروگرام کے تحت پاکستان میں ایس ایم ایز کے لیے قرضہ ضمانت فنڈ کا قیام، پاکستان میں ایس ایم ایز کی قرضہ درجہ بندی کو متعارف کرانا اور ترقیاتی مالیات سہ ماہی جائزے کی اشاعت۔ اس کا مقصد ڈی ایف جی کے کردار کی اہمیت کو اجاگر کرنا اور تمام فریقوں کو ٹھوس معلومات کی فراہمی ہے۔

رسائی

زیر جائزہ مدت کے دوران ایس ایم ای تک بینکاری شعبے کی رسائی میں کافی بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔ اس کے قرض گیروں کی مجموعی تعداد 16.35 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 215,302 ہوگئی ہے۔ قرض گیروں کے تین زمروں: تجارتی ایس ایم ایز، خدمات ایس ایم ایز اور اشیا سازی ایس ایم ایز کے مجموعی قرض گیروں میں سب سے زیادہ حصہ تجارتی ایس ایم ایز کا ہے جو کہ 41.2 فیصد بنتا ہے۔

ایس ایم ایز کے قرضوں میں مجموعی طور پر مثبت رجحان دیکھا گیا ہے۔ اس کے واجب الادا قرضے 383 ارب روپے بنتے ہیں اور آخر دسمبر 08ء تک مطلق اعتبار سے اس میں 12 فیصد نمو ہوئی جبکہ 2007ء میں اس میں 16 فیصد نمو ہوئی تھی (**جدول 6.14**)۔ ایس ایم ای قرضوں میں تخفیف کا اہم سبب معیشت میں بگاڑ ہے۔

جدول 6.14: ایس ایم ای واجب الادا قرضے

ارب روپے

	دسمبر 04ء	**دسمبر 05ء**	**دسمبر 06ء**	**دسمبر 07ء**	**دسمبر 08ء**
واجب الادا ایس ایم ای	284.0	361.4	408.3	437.4	383.0
مجموعی واجب الادا	1620.4	2043.0	2400.8	2700.9	3191.8
مجموعی قرضوں میں حصہ	17.5	17.7	17.0	16.2	12.0

ماخذ: شعبہ ایس ایم ای مالیات، بینک دولت پاکستان

قرضوں کا استعمال

ایس ایم ای قرضوں میں سب سے بڑا حصہ جاری سرمائے کا ہے۔ جاری سرمائے کے قرضوں میں وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اضافہ دیکھنے میں آیا ہے لیکن 2008ء کے دوران اس میں 6.6 فیصد کمی ہوئی ہے جس کی اہم وجہ کمزور معاشی اظہاریے ہیں۔ ایس ایم ای کے مجموعی قرضوں میں اس کا حصہ تقریباً 77 فیصد بنتا ہے جو روزمرہ کاروباری سرگرمیوں کی انجام دہی کے لیے ایس ایم ای مالکاری کی ضروریات کا عکاس ہے۔ ایس ایم ای قرضے میں دوسرا بڑا حصہ تجارتی مالکاری کا ہے جو کہ 12 فیصد ہے اور اس کے بعد معین سرمایہ کاری کا نمبر آتا ہے جس کا ایس ایم ایز کے مجموعی قرضوں میں حصہ 11 فیصد بنتا ہے (**جدول 6.15**)۔

جدول 6.15: سہولتوں کی نوعیت

ارب روپے

	دسمبر 04ء	**دسمبر 05ء**	**دسمبر 06ء**	**دسمبر 07ء**	**دسمبر 08ء**
معین سرمایہ کاری	23.91	34.10	41.81	60.27	43.88
جاری سرمایہ	204.21	267.70	308.42	309.15	288.78
تجارتی مالکاری/ دیگر	55.89	59.60	58.08	67.93	42.32
کل	284.0	361.4	408.3	437.4	375.0

ماخذ: شعبہ ایس ایم ای مالیات، بینک دولت پاکستان

2004ء سے ایس ایم ایز کے غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ 2007ء کے مقابلے میں 2008ء میں اضافی غیر ادا شدہ قرضے تیزی سے بڑھے ہیں۔ اس کا سبب ناسازگار معاشی حالات ہیں جس نے قرض گیروں میں رقوم واپس کرنے کی صلاحیت پر منفی اثرات مرتب کیے۔

بینک وار اور زمرہ وار قرضوں کی تقسیم

بینکوں کی اقسام پر نظر ڈالنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ملکی نجی بینک ایس ایم ایز کو سب سے زیادہ قرضے فراہم کرتے ہیں اور بینکاری شعبے کے اثاثوں میں ان کا حصہ بھی سب سے زیادہ ہے۔ **جدول 6.16** سے ظاہر ہوتا ہے کہ بینک زیادہ تر اشیا سازی کے شعبے کی ایس ایم ایز کو قرضے دینے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ مجموعی قرضوں میں اس شعبے کے قرضوں کا حصہ 48 فیصد ہے۔

6.3 ماحصل

غیر بینک اور پسماندہ علاقوں میں جاذب لاگت انداز میں مالی خدمات کی فراہمی غربت کے خاتمے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ اطلاعاتی و مواصلاتی ٹیکنالوجی میں نئی اختراعات اور اس کے وسیع تر استعمال کے باعث اس میں شاندار مواقع موجود ہیں اور یہ مقصد غیر روایتی مالی خدمات کی دستیابی کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

جدول6.16: 2008ء میں ایس ایم قرضوں کی شعبہ اور بینک گروپ وار تقسیم

ملین روپے

بینکوں کی قسم	تجارت	اشیاسازی	خدمات	کل	حصہ (فیصد)
سرکاری شعبے کے بینک	29,110	17,402	8,313	4,825	14.3
تخصیصی بینک	5,052	3,963	1,035	10,050	3
ملکی نجی بینک	100,781	159,991	48,969	309,742	81
اسلامی بینک	3,742	2,135	9,489	6,825	2
غیر ملکی بینک	752	761	251	1,764	1
کل	139,437	184,251	59,517	383,206	100
فیصد حصہ	36.4	48.1	15.5	100	

ماخذ: شعبہ شماریات، بینک دولت پاکستان

ملک کا بینکاری شعبہ معیشت کے ایسے شعبوں تک مالی خدمات کی فراہمی کے لیے کوشاں ہیں جو اَب تک اس سے محروم رہے ہیں اس لیے پائیدار نمو اور موجودہ خامیوں کو دور کرنے کے لیے نرخوں کے خطرے کے مناسب انتظام اور تلافی کے طریقوں پر زور دینا ضروری ہوگا۔

حوالہ جات

بیک، ٹی، اے ڈیمر گوچ کنٹ، ایل لیون، اور آر لیوائن (2004ء) ''مالیات، فرم سائز اور نمو' این بی ای آر ورکنگ پیپر نمبر 10983، نیشنل بیورو آف اکنامک ریسرچ، کیمبرج، میساچوسیٹس۔

کلارک، جی، ایل زو، اور ایچ ژو (2003ء) ''مالیات اور آمدنی کی عدم مساوات: متبادل نظریات کی جانچ'' ورلڈ بینک پالیسی ریسرچ ورکنگ پیپر نمبر 2984، عالمی بینک، واشنگٹن ڈی سی۔

شعبہ برائے عالمی ترقی (2004ء)، ''نمو میں اضافے اور غربت میں کمی کے لیے مالی شعبے کی ترقی کی اہمیت' پالیسی ڈویژن ورکنگ پیپر، مالی شعبہ ٹیم، شعبہ برائے عالمی ترقی لندن۔

ہونوہان، پی (2004الف)، ''مالی ترقی، نمو وغربت: کیسے روابط موجود ہیں؟'' در 'مالی ترقی ومعاشی نمو: روابط کی وضاحت' لندن: پال گریو۔

لی، ایچ، ایل اسکوئر اور ایچ ژو (1998ء) '' آمدنی کی عدم مساوات میں عالمی اور بین الزمانی تغیرات کی وضاحت'' اکنامکس جرنل 43-108:26۔